سوال

(59) ان میں سے نمبر 1 و نمبر 4 کو حدیث قدسی کہنا کیسا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرماتے ہیں علمائے دین احادیث مذکورہ ذیل کے بارہ میں کہ یہ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع اور ان میں سے نمبر 1 و نمبر 4 کو حدیث قدسی کہنا کیسا ہے و نیز امام شوکانی کا سماع مزامیر کو جائز کہنا کیسا ہے اور مرزا غلام احمد کا مسیح موعود ہونے کا دعوے کرنا کیسا ہے۔ وہ حدیثیں یہ ہیں :

(1) لولاک لما خلقت الافلاک (2) من زار العلماء فکانما زارنی و من صلح العلماء فکانما صانعنی ومن جالس العلماء فکانما جالسنی ومن جالسنی فی الدنیا اجلس یوم القیمۃ (3) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (4) انہ کان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین (5) رجب شھر اللہ وشعبان شھری ورمضان شھر امتی۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث نمبر 4 کے باقی سب حدیثیں موضوع ہیں اور حدیث موضوع کو موضوع جان کر بیان حرام ہے اور داخل وعید ہے۔ امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں، یحرم[1] روایۃ الحدیث الموضوع علی من عرف کونہ موضوعا او غلب علی ظنہ وضعہ فمن روی حدیثا علم وضعہ او ظن وضعہ فھو مندرج فی الوعید ہاں حدیث نمبر 1 کی نسبت ملا علی قاری اپنے موضوعات میں لکھتے ہیں : قال[2] الصنعانی انہ موضوع کذا فی الخلاصۃ لکن معناہ صحیح نقدروی الدیلمی عن ابن عباس مرفوعا اتانی جبرئیل فقال یا محمد لولاک ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار و نیز حدیث نمبر 3 کی نسبت لکھتے ہیں کہ علامہ سیوطی نے اس میں سکوت کیا ہے اور بعد ثبوت وضع حدیث نمبر 1 کے اس کو حدیث قدسی کہنا محض خطا ہے، و نیز حدیث نمبر 4 یہ بھی قدسی نہیں ہے۔ اس لیے کہ عبارت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود دال ہے اس پر کہ یہ قول اللہ عزوجل کا نہیں کیونکہ حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جو بواسطہ جبرئیل یا بلاواسطہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے پہنچی ہو، اسی وجہ سے جو حدیث قدسی ہوتی ہے، عبارت اس کی یوں ہوتی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ عزوجل۔

امام شوکانی کا سماع مزامیر کو جائز کہنا بجا ہے مگر وہی جس کو شارع نے مباح کہا ہے، جیسا کہ نیل الاوطار جلد سادس باب الدف واللھو فی النکاح میں مذکور ہے اور حد مباح سے جو باہر ہے، ہر گز جائز نہیں، بلکہ اس پر وعید ہے، چنانچہ نیل الاوطار جلد سابع باب ماجاء فی آلۃ اللھو میں مذکور ہے، ابن ماجہ کی حدیث ہے، لیشر[3] بن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا یعزف علی رؤسھم بالمعازف والمغنیات یخسف اللہ بھم الارض و یجعل منھم القردۃ والخنازیر، غرضیکہ سماع بامزامیر مجاوز حد اباحت ہے جس کے عدم جواز میں صحیح حدیثیں مروی ہیں، ہاں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔جماعت صوفیہ اباحت مطلقہ کے قائل ہیں اور امام شوکانی بھی انہیں میں سے ہیں، حالانکہ جس حدیث سے اباحت ثابت کی جاتی ہے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ولیستا بمغنیتین ثبوت اباحت کی نفی کرتا ہے۔بخاری شریف پارہ 4 باب سنۃ العیدین میں ہے عن[4] عائشۃ قالت دخل ابوبکر وعندی جاریتان من جواری الانصار تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث ولیستا بمغنیتین و نیز بہت سے علماء نے حرام لکھا ہے۔ اور مرزا غلام احمد کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سراسر غلط ہے اور محض باطل ہے، وہ مسیح موعود

نہیں ہے۔

ھوالموفق :

حدیث نمبر 4 کوابن جوزی نے موضوع کہا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے، حاکم نے مستدرک میں اس کو صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے، کما فی الفوائد للعلامۃ الشوکانی حافظ ابن حجر تلخیص الجبیر صفحہ 275 میں لکھتے ہیں، ''اے اللہ مجھ کو مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ'' الحدیث، اس کو ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور ابن ماجہ نے ابوسعید سے روایت کیا ہے اور اس کی سند بھی ضعیف ہے، مستدرک حاکم میں اس کے اور بھی طرق ہیں اور بیہقی نے اس کو عبادۃ بن صامت سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے زیادتی کی جو اس کو موضوع لکھ دیا۔

مجیب نے مسئلہ غنا و سماع میں اجمال سے کام لیا ہے و نیز علامہ شوکانی کو اباحت مطلقہ کے قائلین سے شمار کیا ہے، حالانکہ علامہ ممدوح اباحت مطلقہ کے ہرگز قائل نہیں ہیں علامہ ممدوح نے اس مسئلہ پر نیل الواطار میں دو مقام میں بحث کی ہے، دونوں مقام سے ان کی عبارت مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے تاکہ اس مسئلہ میں جو ان کی تحقیق ہے وہ ظاہر ہو اور فی الجملہ اس مسئلہ کی توضیح بھی ہو، نیل الاوطار صفحہ 106 جلد 6 باب الدف واللھو میں لکھتے ہیں، وفی ذلک رای فی حدیث فصل ما بین الحلال والحرام الدف والصوف فی النکاح دلیل عن انہ یجوز فی النکاح ضرب الادفاف ورفع الاصوات بشئ من الکلام نحو اتیناکم اتیناکم و نحوہ لا بالاغانی المہیجۃ للشرور المشتملۃ عن وصف الجمال والفجور و معاقرۃ الخمور فان ذلک یحرم فی النکاح کما یحرم فی غیرہ وکذلک سائر الملاھی المحرمۃ۔ یعنی اس حدیث میں کہ حلال نکاح اور حرام نکاح میں دف اور صوت کا فرق ہے، دلیل ہے اس بات کی کہ جائز ہے نکاح میں دف بجانا اور آواز بلند کرنا ایسے کلام کے ساتھ جو اتیناکم اتیناکم کے مثل ہو نہ ایسا گیت گانا جو بُرائیوں کو ہیجان میں لانے والا ہو یعنی جو بیان حسن و جمال اور فجور و شراب نوشی پر مشتمل ہو اس واسطے کہ ایسا گیت نکاح میں بھی حرام ہے اور غیر نکاح میں بھی اور اسی طرح تمام ملاہی محرمہ نکاح میں بھی حرام ہیں اور غیر نکاح میں بھی حرام ہیں۔

اور نیل الاوطار جلد سابع صفحہ 315 میں لکھتے ہیں، قد اختلاف العلماء فی الغناء مع الۃ من الات الملاھی و بدونہا فذھب الجمھور الی التحریم مستدلین بما سلف و ذھب اھل المدینۃ و من وافقھم من علماء الظاھر و جماعۃ من الصوفیۃ الی الترخیص فی السماع ولو مع العود والیراع یعنی غناء کی حلت و حرمت میں علماء کا اختلاف ہے، آلات ملاہی میں سے کسی آلہ کے ساتھ ہو یا بدوں اس کے ہو، جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے اور ان کی دلیل وہ احادیث و روایات ہیں جو پہلے مذکور ہو چکیں اور اہل مدینہ اور بعض علمائے ظاہر کے نزدیک اور صوفیہ کی ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے اگرچہ عود اور یراع کے ساتھ ہو۔

پھر دلائل طرفین کے مع مالہا وما علیہا بیان کرکے آخر میں لکھتے ہیں :

''یعنی جب فریقین کے دلائل کو مع مالہا وما علیہا ہم تحریر کر چکے تو اب ناظرین پر مخفی نہیں ہے کہ محل نزاع دائرہ حرام سے خارج ہو تو ہو مگر دائرہ اشتباہ سے خارج نہیں ہو سکتا اور مؤمنین کی شان یہ ہے کہ شبہات کے پاس ٹھہر نہیں جاتے جیسا کہ حدیث صحیح میں اس کی تصریح آئی ہے اور جو شخص شبہات کو ترک کرتا ہے وہ اپنی آبرو اور دین کو پاک کرتا ہے اور جو شخص چراگاہ کے گرد گھومتا ہے اس کا اس میں واقع ہو جانا کچھ بعد نہیں ہے، بالخصوص جب کہ غناء مشتمل ہو، ذکر قد و قامت اور خد و خال اور بیان حسن و جمال اور ہجر و وصال وغیرہ پر اس واسطے کہ ایسے غنا اور راگ کا سننے والا بلا اور مصیبت سے خالی نہیں ہو سکتا، اگرچہ نہایت درجہ کا دیندار ہو اور دین میں نہایت سخت ہو اور اس شیطانی وسیلہ کے کتنے قتیل ہیں، جن کا خون بدرو رائگان ہے اور کتنے قیدی ہیں جو اس کے عشق و شیفتگی میں گرفتار و مقید ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہم میانہ روی اور ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں اور اس مسئلہ کی بحث کو پورے طور پر جو شخص دیکھنا چاہے اس کو ہمارا رسالہ موسومہ ابطال دعوے الاجماع علے تحریم مطلق السماع ضرور دیکھنا چاہیے۔''

نیل کی ان دونوں عبارتوں سے صاف معلوم ہوا کہ علامہ شوکانی جماعت صوفیہ کی طرح اباحت مطلقہ کے قائل نہیں ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ (سید محمد نذیر حسین)

[1] حدیث موضوع کی روایت کرنا اس آدمی پر حرام ہے جس کو اس کے موضوع ہونے کا علم ہونا یا غالب ظن اس کے موضوع ہونے کا ہو اور جو ایسی حدیث جانتے ہوئے روایت کرے جو موضوع یا بظن غالب موضوع ہو تو وعید میں شامل ہے۔

[2] صنعانی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے، لیکن اس کا معنی صحیح ہے، ابن عباس نے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جبرئیل نے میرے پاس آکر بیان کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے محمد (ﷺ) اگر تو نہ ہوتا تو میں جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔''

[3] میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کوئی اور رکھ لیں گے اور ان کی مجالس میں باجے اور راگ رنگ ہوگا، اللہ بعض کو ان میں سے زمین میں غرق کردے گا اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا ڈالے گا۔

[4] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس ابو بکرؓ آئے، اس وقت انصار کی دو چھوکریاں میرے پاس وہ شعر گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ ریعاث میں کہے تھے اور وہ پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01